سنن بیہقی میں مغازی کے مباحث اور امام بیہقی کا منہج واسلوب: تحقیقی مطالعہ

Discussions of Maghāzī in Sunan Beyhaqī and Methodology of Imām Beyhaqi: An Exploratory Study

Hafiz Muhammad Imran[1]
Hafiz Samama Tahir[2]

Abstract:

This article delves into the discussions of Maghāzī in Sunan Beyhaqī, focusing on the methodology and scholarly approach employed by Imām Beyhaqī. Sunan Beyhaqī, a prominent hadith collection, contains valuable insights into the military campaigns of Prophet Muhammad (peace be upon him) known as Maghāzī. Imām Beyhaqī, an esteemed Islamic scholar of the 11th century, not only compiles the narrations of Maghazi but also presents his own distinct methodological approach in assessing their authenticity and reliability. This study analyzes the methodology adopted by Imam Beyhaqi in selecting and evaluating the Maghazi narrations found in Sunan Beyhaqi. It explores the sources utilized by the Imām, highlighting his meticulous scrutiny of chains of transmission and narrators' biographies to ensure the reliability of the reported traditions. Imam Beyhaqi's rigorous approach provides a valuable framework for examining and understanding the historical events surrounding the Maghazi.Furthermore, this abstract delves into the guise employed by Imam Beyhaqi in presenting the Maghazi narrations. It investigates the stylistic and structural aspects of the hadith collection, shedding light on Imam Beyhaqi's efforts to organize and categorize the narrations for easy reference and comprehension. The study also examines the Imam's inclusion of supplementary information, such as geographical details and historical context, to enhance the readers' understanding of the Maghazi narratives.The abstract concludes by emphasizing the significance of Imam Beyhaqī's methodology and guise in Sunan Beyhaqi's discussions of Maghāzi. It highlights the Imam's contributions to the preservation and elucidation of the historical accounts of the Prophet's military campaigns, providing scholars and researchers with a valuable resource for studying this crucial aspect of Islamic history. The abstract encourages further exploration and analysis of Sunan Beyhaqi's treatment of Maghazi, deepening our understanding of Imam Beyhaqi's methodology and its impact on Islamic scholarship.

Key words: *Sunan Beyhaqī, Imām Beyhaqī, Maghāzī, Methodology, hadith*

---

1. MPhil, Islamic Studies, Institute of Islamic Studies, Punjab University, Lahore
2. MPhil, Islamic Studies, Institute of Islamic Studies, Punjab University, Lahore

تمہید

یہ مقالہ سنن بیہقی میں مغازی کی مباحث کا احاطہ کرتا ہے، جس میں امام بیہقی کے طریقہ کار اور علمی نقطہ نظر پر توجہ دی گئی ہے۔ سنن بیہقی، حدیث کا ایک نمایاں مجموعہ ہے، جس میں نبی اکرم ﷺ کی عسکری مہمات کے بارے میں قیمتی بصیرتیں موجود ہیں جنہیں مغازی کہا جاتا ہے۔ امام بیہقی، گیارہویں صدی کے ایک معزز اسلامی اسکالر، نہ صرف مغازی کی روایات کو مرتب کرتے ہیں بلکہ ان کی صداقت اور اعتبار کا اندازہ لگانے کے لیے اپنا الگ طریقہ کار بھی پیش کرتے ہیں۔

یہ مطالعہ سنن بیہقی میں موجود مغازی روایات کے انتخاب اور تشخیص میں امام بیہقی کے اختیار کردہ طریقہ کار کا تجزیہ کرتا ہے۔ اس میں امام بیہقی کے استعمال کردہ ذرائع کی کھوج کی گئی ہے، جس میں روایت کی گئی احادیث کی استنادی حیثیت کو یقینی بنانے کے لیے ان کی ترسیل کے سلسلہ اور راویوں کی سوانح حیات کی باریک بینی سے جانچ پڑتال کی گئی ہے۔ امام بیہقی کا اسلوب غزوات کے تاریخی واقعات کو جانچنے اور سمجھنے کے لیے ایک قابل قدر فریم ورک فراہم کرتا ہے۔

مزید برآں، امام بیہقی کی طرف سے روایات کو پیش کرنے کے لیے استعمال کیے جانے والے انداز کو شامل ہے۔ یہ احادیث کے مجموعے کے اسلوباتی اور ساختی پہلوؤں کی چھان بین کرتا ہے، امام بیہقی کی روایات کو آسان حوالہ اور فہم کے لیے ترتیب دینے اور درجہ بندی کرنے کی کوششوں پر روشنی ڈالتا ہے۔ اس مطالعہ میں امام کی ضمنی معلومات کی شمولیت کا بھی جائزہ لیا گیا ہے، جیسے کہ جغرافیائی تفصیلات اور تاریخی سیاق وسباق، تاکہ قارئین کی غزوات سے متعلقہ سمجھ میں اضافہ ہو۔

خلاصہ سنن بیہقی کی مقالہ جات میں امام بیہقی کے طریقہ کار کی اہمیت پر زور دے کر ختم ہوتا ہے۔ یہ پیغمبر اسلام کی عسکری مہمات کے تاریخی واقعات کے تحفظ اور وضاحت کے لیے امام کی خدمات پر روشنی ڈالتا ہے، جو اسکالرز اور محققین کو اسلامی تاریخ کے اس اہم پہلو کا مطالعہ کرنے کے لیے ایک قابل قدر وسائل فراہم کرتا ہے۔ خلاصہ سنن بیہقی کے مغازی کے علاج کے بارے میں مزید تحقیق اور تجزیہ کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، امام بیہقی کے طریقہ کار اور اسلامی اسلوب پر اس کے اثرات کے بارے میں ہماری سمجھ کو گہرا کرتا ہے۔ سنن بیہقی میں غزوات کی تاریخ میں اختلافات کی توضیح اور اہل السیر کی آراء درج ذیل ہیں:۔

1. طوالت سے اجتناب

امام بیہقی محل اختلاف میں تفصیلات و طوالت سے اجتناب کرتے ہیں اور تفصیلی محلات کا اشارتاً ذکر کر دیتے ہیں۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں:

غَزَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَغَزَا مَعَهُ بَعْضُ مَنْ يُعْرَفُ نِفَاقُهُ فَانْخَزَلَ عَنْهُ يَوْمَ أُحُدٍ بِثَلَاثِ مِائَةٍ ۔ قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ : هُوَ بَيِّنٌ فِي الْمَغَازِي۔ [صحيح۔ للشافعى][3]

"رسول اللہ (ﷺ) نے جنگیں لڑیں۔ آپ (ﷺ) کے ساتھ بعض ایسے لوگوں نے بھی جنگ لڑی جن کا نفاق ظاہر تھا اور احد کے دن تین سو آدمی آپ سے الگ ہو گئے تھے۔ شیخ فرماتے ہیں: اس کی وضاحت مغازی میں ہے۔"

تبصرہ: منافقین کی علیحدگی اوران کا نقصان پہنچانے کا ذکر تفسیر القرآن از بھٹوی، تفسیر اشرف الحواشی اور تفسیر فہم القرآن میں بھی موجود ہے۔

2. توضیحات قرآنیہ

مغازی کی مباحث کا ذکر کرتے ہوئے بوقت ضرورت قرآنی توضیحات کا بھی ذکر کرتے ہیں۔اوران کی تفسیر حدیث سے کرتے ہوئے تفسیر بالماثور کو ملحوظ رکھتے ہیں۔

حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ احد کی طرف گئے تو کچھ لوگ راستے سے ہی واپس آگئے جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ان میں دو گروہ تھے، ایک کہتا تھا: ہم ان سے قتال کریں گے۔ ایک کہتا تھا: ہم ان سے قتال نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کر دی:

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَ اللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا [4]

پھر تمہیں کیا ہوا کہ منافقین کے بارے میں دو گروہ ہو گئے۔ حالانکہ اللہ نے انھیں اس وجہ سے الٹا کر دیا جو انھوں نے کیا۔"

امام شافعی (رح) کہتے ہیں: پھر یہ لوگ خندق میں شریک ہوئے تو انھوں نے کلام کیا۔ اس میں جو اس نے بیان کیا تھا

"مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا۔" [5]

اللہ اور اس کے رسول نے ہمارے ساتھ دھوکا کا وعدہ کیا ہے۔"

شیخ فرماتے ہیں:

---

[3]۔ البیہقی، أحمد بن حسین، **السنن الکبری** (بیروت: دار المعرفۃ، الطبع الأولى 1347ھ)، الرقم: 17859

[4]۔ النساء 4:88

[5]۔ الاحزاب 33:21

هُوَ بَيِّنٌ فِي الْمَغَازِي عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ وَغَيْرِهِمَا قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ بِالإِسْنَادِ الَّذِي تَقَدَّمَ فِي قِصَّةِ الْخَنْدَقِ : فَلَمَّا اشْتَدَّ الْبَلاَءُ عَلَى النَّبِيِّ - (صلى الله عليه وآله وسلم) - وَأَصْحَابِهِ نَافَقَ نَاسٌ كَثِيرٌ وَتَكَلَّمُوا بِكَلاَمٍ قَبِيحٍ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ - (صلى الله عليه وآله وسلم) - مَا فِيهِ النَّاسُ مِنَ الْبَلاَءِ وَالْكَرْبِ جَعَلَ يُبَشِّرُهُمْ وَيَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُفَرَّجَنَّ عَنْكُمْ مَا تَرَوْنَ مِنَ الشِّدَةِ وَالْبَلاَءِ فَإِنِّي لأَرْجُو أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ آمِنًا وَأَنْ يَدْفَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيَّ مَفَاتِيحَ الْكَعْبَةِ وَلَيُهْلِكَنَّ اللَّهُ كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَلَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ مَعَهُ لأَصْحَابِهِ أَلاَ تَعْجَبُونَ مِنْ مُحَمَّدٍ يَعِدُنَا أَنْ نَطُوفَ بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ وَأَنْ نَقْسِمَ كُنُوزَ فَارِسَ وَالرُّومِ وَنَحْنُ هَا هُنَا لاَ يَأْمَنُ أَحَدُنَا أَنْ يَذْهَبَ إِلَى الْغَائِطِ وَاللَّهِ لَمَا يَعِدُنَا إِلاَّ غُرُورًا وَقَالَ آخَرُونَ مِمَّنْ مَعَهُ ائْذَنْ لَنَا فَإِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَقَالَ آخَرُونَ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لاَ مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا وَسَمَّى ابْنُ إِسْحَاقَ الْقَائِلَ الأَوَّلَ مُعَتِّبَ بْنَ قُشَيْرٍ وَالْقَائِلَ الثَّانِي أَوْسَ بْنَ قَيْظِيٍّ[6]

"یہ مغازی میں بالتفصیل موسیٰ بن عقبہ سے اور محمد بن اسحاق اور دیگر سے بیان ہوا ہے اور خندق کے قصہ میں گزر گیا ہے کہ جب آزمائش سخت ہوگئی۔ آپ اور آپ کے ساتھیوں پر اکثر لوگ منافق ہوگئے اور کلام قبیح (ناپسندیدہ) کرنے لگے۔ جب آپ نے آزمائش اور تکلیف کی وجہ سے لوگوں کی یہ حالت دیکھی تو آپ خوشخبری دینے لگے، آپ نے فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو سخت آزمائش تم دیکھ رہے وہ ضرور دور ہو جائے گی۔ مجھے امید ہے ہم بیت اللہ کا طواف پر امن ہو کر کریں گے اور اللہ تعالیٰ مجھے کعبہ کی چابیاں دے گا اور وہ ضرور کسریٰ و قیصر کو ہلاک کرے گا اور تم ان کا خزانہ اس کی راہ میں خرچ کروگے۔'' منافقوں میں سے ایک آدمی نے اپنے ساتھیوں سے کہا: کیا تم کو محمد پر حیرانی نہیں ہوئی۔ وہ ہمیں بیت اللہ کے طواف اور فارس و روم کے خزانوں کی تقسیم کے وعدے دیتا ہے جبکہ ہم اپنی حاجت کے لیے جائیں تو بھی محفوظ نہیں ہیں۔ اللہ کی قسم! یہ ہمارے ساتھ دھوکا کرتا ہے۔ دوسروں نے کہا: ہمیں اجازت دیں ہمارے گھر اور کچھ نے کہا: اے یثرب والو! یہاں تمہارے لیے کوئی ٹھکانا نہیں ہے، لوٹ جاؤ۔ ابن اسحاق نے پہلے قائل کا نام معتب بن قشیر اور دوسرے نام اوس بن قیظی نقل کیا ہے۔"

---

6 البیہقی، السنن الکبری، 17863

3. جزئیات کی تفصیلات

بعض جگہوں پر واقعات کی جزئیات کا بھی ذکر کرتے ہیں جیسے کہ ذیل منافقین کی گفتگو کا ذکر ہے۔

جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ ہم کسی غزوہ میں تھے۔ مہاجرین نے کسی انصاری کو تکلیف دہ بات کہہ دی تو جابر نے کہا: اس کو چھوڑ دو، یہ ناپسندیدہ بات ہے۔ عبداللہ بن ابی نے سن لی اور کہا: ان کے اس کام کی وجہ سے اللہ کی قسم اگر ہم مدینہ واپس گئے تو معزز ذلیل کو ضرور نکال دے گا۔ یہ بات آپ ﷺ تک پہنچی تو فرمایا:

دَعْهُ لاَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ ـ قَالَ : وَكَانَتِ الأَنْصَارُ أَكْثَرَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ ثُمَّ إِنَّ الْمُهَاجِرِينَ كَثُرُوا بَعْدُ ـ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ فِى الصَّحِيحِ عَنْ عَلِىِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِى بَكْرِ بْنِ أَبِى شَيْبَةَ وَجَمَاعَةٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ـ وَرُوِّينَا عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ بِالإِسْنَادِ الَّذِى تَقَدَّمَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ فِى غَزْوَةِ بَنِى الْمُصْطَلِقِ وَكَذَلِكَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ـ قَالَ الشَّافِعِىُّ : ثُمَّ غَزَا غَزْوَةَ تَبُوكَ فَشَهِدَهَا مَعَهُ مِنْهُمْ قَوْمٌ نَفَرُوا بِهِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ لِيَقْتُلُوهُ فَوَقَاهُ اللَّهُ شَرَّهُمْ ـ قَالَ الشَّيْخُ : رَحِمَهُ اللَّهُ هُوَ بَيِّنٌ فِى الْمَغَازِى۔[7]

"اس کو چھوڑ دو تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے ساتھوں کو قتل کرتا ہے۔" جب مہاجرین مدینے آئے تو انصار زیادہ تھے۔ پھر مہاجرین زیادہ ہو گئے۔

امام شافعی فرماتے ہیں: غزوہ تبوک میں بھی منافقین میں سے کچھ لوگ شریک تھے۔ عقبہ کی رات کچھ لوگ آپ کو قتل کرنے کے لیے نکلے تھے مگر اللہ نے آپ کو ان کے شر سے محفوظ رکھا۔ شیخ فرماتے ہیں: اس کی تفصیل مغازی میں ہے۔

4. دیگر کتب سیرت سے اخذ واستفادہ

مغازی کے بیان میں بعض جگہوں پر تفصیلات کا ذکر کرتے ہوئے دیگر کتب سیرت کا بھی ذکر کرتے ہیں اور بعض جگہوں پر دیگر کتب سیرت کی عبارات کو بھی درج کرتے ہیں۔

حضرت عروہ (رض) فرماتے ہیں:

وَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ (ﷺ) قَافِلاً مِنْ تَبُوكَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ مَكَرَ بِرَسُولِ اللَّهِ (ﷺ) نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَتَآمَرُوا أَنْ يَطْرَحُوهُ مِنْ عَقَبَةٍ فِى الطَّرِيقِ ثُمَّ ذَكَرَ الْقِصَّةَ بِمَعْنَى

---

[7] البیہقی، السنن الکبری، 17866

ابْنِ إِسْحَاقَ ۔[8]

جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) غزوہ تبوک سے واپس آرہے تھے تو راستے میں کچھ لوگوں نے آپ کے خلاف چال چلی اور مشورہ کیا کہ آپ کو راستہ میں عقبہ سے نیچے گرادیں گے۔ پھر ابن اسحاق کے ہم معنٰی قصہ نقل کیا ہے۔

5. ابہامات کے ازالے کا تحقیقی منہج

خاص واقعات کی تفصیلات کو بیان کرتے ہوئے جزئیات کو بیان کرتے ہیں اور ابہام کے ازالے کا تحقیقی منہج اپناتے ہیں۔ حضرت ابو طفیل فرماتے ہیں کہ عقبہ کے لوگوں میں سے ایک آدمی کی حضرت حذیفہ کے ساتھ چپقلش تھی جیسا کہ لوگوں میں ہوتی ہے۔ حضرت حذیفہ (رض) نے کہا کہ اس کو گواہ بنا کر بتاؤ، عقبہ کے کتنے لوگ تھے تو قوم نے کہا: جب اس نے سوال کیا تو بتادو تو اس نے کہا:

كُنَّا نُخْبَرُ أَنَّهُمْ أَرْبَعَةَ عَشَرَ فَإِنْ كُنْتَ فِيهِمْ فَقَدْ كَانَ الْقَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَأَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنَّ اثْنَىْ عَشَرَ مِنْهُمْ حَرْبٌ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ فِى الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَيَقُومُ الأَشْهَادُ وَعَذَرَ ثَلاَثَةً قَالُوا مَا سَمِعْنَا مُنَادِىَ رَسُولِ اللَّهِ - (صلى الله عليه وآله وسلم) - وَلاَ عَلِمْنَا مَا أَرَادَ الْقَوْمُ وَقَدْ كَانَ فِى حَرَّةٍ فَمَشَى فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ قَلِيلٌ فَلاَ يَسْبِقْنِى إِلَيْهِأَحَدٌ فَوَجَدَ قَوْمًا قَدْ سَبَقُوهُ فَلَعَنَهُمْ يَوْمَئِذٍ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِى الصَّحِيحِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِى أَحْمَدَ : مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِىِّ ۔ [صحيح۔ مسلم] قَالَ الشَّافِعِىُّ : وَتَخَلَّفَ آخَرُونَ مِنْهُمْ فِيمَنْ بِحَضْرَتِهِ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ غَزَاةَ تَبُوكَ أَوْ مُنْصَرَفَهُ مِنْهَا مِنْ أَخْبَارِهِمْ [9]

"ہم چودہ تھے۔ اگر میں بھی ہوں تو پندرہ ہوں گے میں گواہی دیتا ہوں کہ ان میں بارہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ لڑ رہے تھے اور دنیا اور آخرت دونوں میں اور تین کا عذر بیان کیا۔ انھوں نے کہا: ہم نے نبی ﷺ) کا اعلان نہیں سنا تھا اور نہ قوم کا ارادہ معلوم تھا اور یہ غزوہ گرمی میں تھا وہ چلے اور کہتے ہیں کہ پانی قلیل تھا۔ میں سب سے پہلے پہنچا تو دیکھا کہ ایک گروہ اس سے بھی آگے ہے۔ اس نے اس دن ان پر لعنت کی۔"

امام شافعیؒ فرماتے ہیں: حاضرین میں سے کچھ لوگ پیچھے رہ گئے۔ پھر اللہ نے غزوہ تبوک کے دوران یا واپسی پر ان کی خبریں نازل کردیں اور یہ آیات تلاوت کیں:

---

[8]۔ البیہقی، السنن الکبریٰ، 17868

[9]۔ البیہقی، السنن الکبریٰ، 17869

"وَ لَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْبِعَاثَهُمْ۔" [10]

یہاں تک پڑھا:

"وَ يَتَوَلَّوْا وَّ هُمْ فَرِحُوْنَ۔" [11]

اگر وہ نکلنے کا ارادہ کرتے تو اس کے لیے کچھ سامان ضرور تیار کرتے لیکن انھوں نے اس کا اٹھانا پسند کیا۔۔۔اور اس حال میں پھرتے ہیں کہ وہ خوش ہیں۔"

شیخ فرماتے ہیں کہ مغازی میں وضاحت موجود ہے۔

6. مغازی کی تواریخ کے اختلاف کا ذکر

مغازی کی تواریخ کے بارے اختلافات کا ذکر کرتے ہیں اور راجح قول کا ذکر کرتے ہیں۔

عبداللہ بن ابی بکر فرماتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو خبر ملی:

أَنَّ بَنِى الْمُصْطَلَقِ يَجْمَعُونَ لَهُ وَقَائِدُہُمْ الْحَارِثُ بْنُ أَبِى ضِرَارٍ أَبُو جُوَيْرِيَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ - (صلى الله عليه وآله وسلم) - فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ - (صلى الله عليه وآله وسلم) - حَتَّى نَزَلَ بِالْمُرَيْسِيعِ مَاءٍ مِنْ مِيَاهِ بَنِى الْمُصْطَلِقِ فَأَعَدُّوا لِرَسُولِ اللَّهِ - (صلى الله عليه وآله وسلم) - فَتَزَاحَفَ النَّاسُ فَاقْتَتَلُوا فَہَزَمَ رَسُولُ اللَّهِ - (صلى الله عليه وآله وسلم) - بَنِى الْمُصْطَلِقِ فَقَتَلَ مَنْ قَتَلَ مِنْہُمْ وَنَفَّلَ رَسُولُ اللَّهِ - (صلى الله عليه وآله وسلم) - أَبْنَاءَ ہُمْ وَأَمْوَالَہُمْ وَنِسَاءَ ہُمْ وَأَقَامَ عَلَيْهِ مِنْ نَاحِيَةِ قُدَيْدٍ إِلَى السَّاحِلِ ۔ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ غَزَاہَا رَسُولُ اللَّهِ - (صلى الله عليه وآله وسلم) - فِى شَعْبَانَ سَنَةَ سِتٍّ[12]

بنو مصطلق والے لشکر تیار کر رہے ہیں اور ان کی قیادت حضرت جویریہؓ کا باپ حارث بن ابی ضرار کر رہا ہے تو آپ نکلے۔ جب مریسیع نامی کنویں پر گئے یہ بنو مصطلق کے کنوؤں میں سے ایک تھا۔ انھوں نے آپ کے ساتھ لڑائی کی تیاری کی اور لوگوں نے ایک دوسرے کے قریب ہونا شروع کیا۔ پھر لڑائی کی۔ رسول اللہ (ﷺ) نے بنو مصطلق کو شکست دی۔ کچھ ان میں سے قتل ہوئے اور ان کے بچے مال اور عورتیں رسول اللہ (ﷺ) نے زائد حاصل کیا اور قرید کے ساحل کی طرف سے ان پر حملہ کیا تھا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں: یہ ٦ھ کو ہوا تھا۔

---

[10]۔ التوبۃ 46:9

[11]۔ التوبۃ 50:9

[12]۔ البیہقی، السنن الکبریٰ، 17882

7. صحابہ مجاہدین کے متعلق توضیحات

کسی خاص صحابی کا غزوات کے حوالے خاص کردار کو تفصیلا بیان کرتے ہیں۔

حضرت سلمہ بن اکوع (رض) فرماتے ہیں:

غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ - (صلى الله عليه وآله وسلم) - سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيمَايَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ سَبْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا بُو بَكْرٍ وَمَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ـ لَفْظُ حَدِيثِ قُتَيْبَةَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ فِي الثَّانِيَةِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ ـ [صحيح- متفق عليه] رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ الْمَكِّيِّ ـ [13]

میں نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ سات غزوات میں شریک ہوا اور جو آپ نے لشکر روانہ کیے ان میں سے بھی سات میں میں شریک تھا کبھی ہم پر سپہ سالار ابو بکر ہوتے اور کبھی اسامہ بن زید (رض)۔ ایک حدیث میں نو لشکروں کا ذکر ہے۔

8. صحابہ کے متفرد اعمال کی توضیح ووضاحت

کسی صحابی کے غزوات میں کیے گئے متفرد و مختلف فیہ عمل کی وضاحت کرتے ہیں اور اہل علم کی آراء کا ذکر کرتے ہیں۔

حضرت زبیر بن عوام (رض) غنیمت کے مال کے چار حصہ بناتے تھے: ایک حصہ اپنے لیے، دو گھوڑے کے لیے، ایک اپنے قریبیوں کے لیے اور اپنی ماں صفیہ کا حصہ خیبر کے دن کا۔ ابن عیینہ یحییٰ بن عباد کے ذکر کرنے سے ڈرتے تھے جبکہ حفاظ اس کو یحییٰ بن عباد سے نقل فرماتے ہیں:

أَنَّ الزُّبَيْرَ حَضَرَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ- (صلى الله عليه وآله وسلم)- خَمْسَةَ أَسْهُمٍ سَهْمٌ لَهُ وَأَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ لِفَرَسَيْهِ ـ فَذَهَبَ الأَوْزَاعِيُّ إِلَى قَبُولِ هَذَا عَنْ مَكْحُولٍ مُنْقَطِعًا وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَحْرَصُ لَوْ زِيدَ الزُّبَيْرُ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ لِفَرَسَيْنِ أَنْ يَقُولَ بِهِ وَأَشْبَهُ إِذْ خَالَفَهُ مَكْحُولٌ أَنْ يَكُونَ أَثْبَتَ فِي حَدِيثِ أَبِيهِ مِنْهُ لِحِرْصِهِ عَلَى زِيَادَتِهِ وَإِنْ كَانَ حَدِيثُهُ مَقْطُوعًا لاَ تَقُومُ بِهِ حُجَّةٌ فَهُوَ كَحَدِيثِ مَكْحُولٍ وَلَكِنَّا ذَهَبْنَا إِلَى أَهْلِ الْمَغَازِى فَقُلْنَا إِنَّهُمْ لَمْ يَرْوُوا أَنَّ النَّبِيَّ - (صلى الله عليه وآله وسلم) - أَسْهَمَ لِفَرَسَيْنِ وَلَمْ يَخْتَلِفُوا أَنَّ النَّبِيَّ - (صلى الله عليه وآله وسلم) - حَضَرَ خَيْبَرَ بِثَلاَثَةِ أَفْرَاسٍ لِنَفْسِهِ السَّكْبِ وَالظَّرِبِ وَالْمُرْتَجِزِ وَلَمْ يَأْخُذْ مِنْهَا إِلاَّ لِفَرَسٍ وَاحِدٍ۔

---

[13] ـ البیہقی، السنن الکبری، 17898

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ قَدْ رُوِّينَا حَدِيثَ بِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِى كِتَابِ الْقَسْمِ مِنْ حَدِيثِ مُحَاضِرٍ مَوْصُولاً ۔ [14]

امام شافعی (رح) فرماتے ہیں: اس سند سے کہ زبیر خیبر میں آئے۔ آپ نے ان کے لیے پانچ حصے مقرر کیے۔ ایک ان کا اور چار ان کے گھوڑے کے۔ اوزاعی نے اس بات کو قبول کیا ہے کہ یہ مکحول سے منقطع ہے اور ہشام بن عروہ حریص تھے کہ زبیر کے دو گھوڑوں کے لیے زیادہ کیا جائے۔ یہ زیادہ اشبہ ہے جب کہ مکحول مخالف ہیں۔ اگرچہ اس کی حدیث مقطوع ہے۔ اس سے دلیل نہیں لی جائے گی۔ وہ حدیث مکحول کی حدیث کی طرح ہی ہے لیکن ہم اہل مغازی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ ان میں سے کسی نے بھی یہ روایت نہیں کی کہ آپ نے دو گھوڑوں کا حصہ مقرر کیا ہو جبکہ اس میں اختلاف نہیں ہے کہ آپ خیبر میں تین گھوڑوں کے ساتھ گئے تھے۔ 1 سکب 2 ظرب 3 مرتجز آپ نے ان میں سے صرف ایک کا حصہ لیا تھا۔

9. تواریخ کے اختلاف میں اہل علم کی آراء کا ذکر

کسی غزوے کے وقوع کی تاریخ کا ذکر کرتے ہوئے مختلف اور اکثر اہل علم کی آراء کا ذکر کرتے ہیں۔

ابو صرمہ نے ابو سعید خدری سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو عزل کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انھوں نے کہا:

نَعَمْ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ - (صلى الله عليه وآله وسلم) - غَزْوَةَ الْمُصْطَلِقِ فَسَبَيْنَا كَرَائِمَ الْعَرَبِ وَطَالَتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَرَغِبْنَا فِى الْفِدَاءِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَسْتَمْتِعَ وَنَعْزِلَ فَقُلْنَا نَفْعَلُ وَرَسُولُ اللَّهِ - (صلى الله عليه وآله وسلم) - بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَلاَ نَسْأَلُهُ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ - (صلى الله عليه وآله وسلم) - فَقَالَ : لاَ عَلَيْكُمْ أَنْ لاَ تَفْعَلُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ خَلْقَ نَسَمَةً بِىَ كَائِنَةٌ إِلَيَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلاَّ سَتَكُونُ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ فِى الصَّحِيحِ عَنْ قُتَيْبَةَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةَ ۔ وَفِى بَذَا دَلاَلَةٌ عَلَى أَنَّهُ قَسَمَ بَيْنَهُم غَنَائِمَهُمْ قَبْلَ الرُّجُوعِ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا قَالَ الأَوْزَاعِىُّ والشَّافِعِىُّ ۔ قَالَ أَبُو يُوسُفَ : افْتَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ - (صلى الله عليه وآله وسلم) - بِلاَدَ بَنِى الْمُصْطَلِقِ وَظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَصَارَتْ بِلاَدُبُمْ دَارَ الإِسْلاَمِ وَبَعَثَ الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ يَأْخُذُ صَدَقَاتِهِمْ[15]

14　البیہقی، السنن الکبری، 17964

15　البیہقی، السنن الکبری، 17973

ہاں ہم غزوہ بنی مصطلق میں رسول اللہ (ﷺ) کے ساتھ تھے۔ ہم نے معززین عرب کو قیدی بنایا اور اپنے گھر سے دوری طویل ہو رہی تھی اور ہم چاہتے تھے کہ کچھ مال دے کر فائدہ حاصل کریں اور عزل کریں تو ہم نے کہا: ہم عزل کریں جبکہ رسول اللہ (ﷺ) ہمارے درمیان میں موجود ہیں اور ہم ان سے سوال نہ کریں۔ ہم نے سوال کیا تو رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: ''تم پر کوئی حرج نہیں اگر نہ کرو جس جان کے پیدا ہونے کا اللہ نے لکھ دیا کہ وہ پیدا ہونے والی ہے قیامت تک وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

اس میں دلیل ہے کہ آپ نے مدینہ آنے سے پہلے مال غنیمت کو تقسیم کیا ہے جیسا کہ امام اوزاعی اور امام شافعی ; کا موقف ہے۔ ابو یوسف (رض) کہتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جب بنو مصطلق کو فتح کیا اور ان پر غالب ہوئے تو ان کا علاقہ دار السلام میں شامل ہو گیا اور آپ نے ولید بن عقبہ کو ان سے زکوۃ وصول کرنے کے لیے روانہ کیا تھا۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ مُجِيبًا لَهُ عَنْ ذَلِكَ أَغَارَ رَسُولُ اللَّهِ - (صلی الله علیه وآله وسلم) - عَلَيْهِمْ وَهُمْ غَارُّونَ فِي نَعَمِهِمْ فَقَتَلَهُمْ وَسَبَاهُمْ وَقَسَمَ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فِي دَارِهِمْ سَنَةَ خَمْسٍ وَإِنَّمَا أَسْلَمُوا بَعْدَهَا بِزَمَانٍ وَإِنَّمَا بَعَثَ إِلَيْهِمُ الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ مُصَدِّقًا سَنَةَ عَشْرٍ وَقَدْ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ - (صلی الله علیه وآله وسلم) - عَنْهُمْ وَدَارُهُمْ دَارُ حَرْبٍ قَالَ الشَّيْخُ أَمَّا قَوْلُهُ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ سَنَةَ خَمْسٍ فَكَذَلِكَ قَالَهُ عُرْوَةُ وَابْنُ شِهَابٍ ۔ [16]

امام شافعی (رح) نے ابو یوسف کا رد کرتے ہوئے جواب دیا ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان پر حملہ کیا جبکہ وہ اپنے جانوروں میں مشغول تھے۔ ان کے قیدیوں کو قتل کیا گیا اور مالوں کو اور قیدیوں کو تقسیم کیا گیا۔ یہ ان کے علاقہ میں پانچ ہجری میں ہوا جبکہ وہ اس کے کافی عرصہ بعد مسلمان ہوئے۔ پھر آپ نے ولید بن عقبہ کو زکوۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا اور یہ دس ہجری کا وقت ہے اور جب آپ ان سے فارغ ہو کر لوٹے تو وہ ابھی دشمن کا علاقہ تھا۔ شیخ (رض) فرماتے ہیں: یہ پانچ ہجری کو ہوا اسی طرح عروہ اور ابن شہاب کہتے ہیں۔

10. غزوات کے انعقاد کے ابہام کا ازالہ

کسی غزوے کے انعقاد کے بارے اشکالات کا ازالہ اہل علم کی آراء کی بنیاد پر کرتے ہیں۔ ابن شہاب غزوات کو ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

---

[16] ۔ایضا

ثُمَّ قَاتَلَ بَنِى الْمُصْطَلِقِ وَبَنِى لِحْيَانَ فِى شَعْبَانَ مِنْ سَنَةِ خَمْسٍ ۔ وَہٰذَا أَصَحُّ مِمَّا رُوِىَ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ سَنَةَ سِتٍّ[17]

"بنو مصطلق اور بنو لحیان کے غزوات شعبان پانچ ہجری کو ہوئے ہیں۔ یہ ابن اسحاق کی روایت سے زیادہ صحیح ہے جس میں چھ ہجری بتایا گیا ہے۔"

11. تخصصات کا ذکر

بعض واقعات کے بیان کے ساتھ اس کی جزئیات اور تخصصات کا بھی ذکر کرتے ہیں۔

مجاہد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو بنو مصطلق کی طرف صدقہ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ انھوں نے تحائف لے کر ان کا استقبال کیا تو وہ رسول اللہ (ﷺ) کی طرف لوٹ گئے اور کہا:

قَالَ الشَّيْخُ : وَالَّذِى يُسْتَدَلُّ بِهِ عَلَى أَنَّ ذَلِكَ كَانَ بَعْدَ غَزْوَةِ بَنِى الْمُصْطَلِقِ بِمُدَّةٍ كَثِيرَةٍ وَيُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ سَنَةَ عَشْرٍ كَمَا حَفِظَهُ الشَّافِعِىُّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ كَانَ زَمَنَ الْفَتْحِ صَبِيًّا وَذَلِكَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَلاَ يَبْعَثُهُ مُصَدِّقًا إِلاَّ بَعْدَ أَنْ يَصِيرَ رَجُلاً ۔ [حسن][18]

بنو مصطلق نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا ہے تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ جَائَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاء فَتَبَيَّنُوْا [19]

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو اچھی طرح تحقیق کر لو"

شیخ نے فرمایا: جس سے دلیل لی گئی کہ یہ غزوہ بنی مصطلق کے کافی عرصہ بعد ہوا ہے اور یہ مدت تقریباً دس سال ہے جیسا کہ امام شافعی (رح) نے ذہن میں رکھا وہ یہ ہے کہ ولید بن عقبہ فتح مکہ کے وقت بچے تھے جبکہ فتح مکہ آٹھ ہجری میں ہوا ہے اور آپ نے اس کو اس وقت بھیجا تھا جب وہ جوان ہو گئے تھے۔

12. اختلافی مقامات پر مختصر توضیحات

اختلافی مقامات پر صرف نظر نہیں کرتے بلکہ اہل علم و سیر کی آراء کا ذکر کرتے ہوئے اختصار کرتے ہیں اور توضیحی بات درج کرتے ہیں۔

---

[17]۔ البیہقی، السنن الکبری، 17974

[18]۔ البیہقی، السنن الکبری، 17976

[19]۔ الحجرات 49:6

حضرت ابو امامہ باہلی (رض) نے عبادہ بن صامت سے انفال کے بارے میں سوال کیا، اس کے آخر میں ہے کہ جب ہم نے اختلاف کیا اور ہمارا رویہ برا ہو گیا تو اللہ نے ہمارے ہاتھوں سے چھین لیا:

اس کو رسول اللہ (ﷺ) کی طرف لوٹا دیا۔ آپ نے اس کو لوگوں میں برابر تقسیم کر دیا۔ یہ اللہ سے ڈر میں تھا اور اللہ اور رسول کی اطاعت میں لوگوں کے درمیان صلح کا طریقہ تھا۔ اللہ فرماتے ہیں:

{ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ }[20]

"وہ تجھ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دے کہ غنیمتیں اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں سو اللہ سے ڈرو اور اپنے آپس کے تعلقات درست کرو۔"

وَعَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّبْرِيَّيَقُولُ: أُنْزِلَتْ سُورَةُ الأَنْفَالِ بِأَسْرِهَا فِي أَهْلِ بَدْرٍ۔ [ضعيف] قَالَ الشَّافِعِيُّ: فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ - (صلى الله عليه وآله وسلم) - كُلُّهَا خَالِصًا وَقَسَمَهَا بَيْنَهُمْ وَأَدْخَلَ مَعَهُمْ ثَمَانِيَةَ نَفَرٍ لَمْ يَشْهَدُوا الْوَقْعَةَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ سَبْعَةً أَوْ ثَمَانِيَةً۔[21]

ابن اسحاق کہتے ہیں: میں نے زہری (رض) سے سنا ہے، سورۃ انفال مکمل بدر والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

امام شافعی (رح) فرماتے ہیں:

غنیمت کا سارا مال رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے تھا۔ آپ نے اس کو لوگوں میں تقسیم کیا اور اس میں آٹھ ایسے گروہ شامل کیے جو غزوہ میں موجود نہ تھے۔ جن کا تعلق مہاجرین وانصار سے تھا ایک مقام پر سات یا آٹھ کا ذکر ہے۔

13. مشہور واقعات کے نقائص کی درستگی

بعض مشہور واقعات میں شامل ناقص معلومات کی تصحیح کرتے ہوئے درست معلومات کا اندراج کرتے ہیں۔

ابن اسحاق زہری اور دوسروں سے احد کے قصہ کے بارے میں نقل فرماتے ہیں اس نے حنظلہ کا قصہ ابو سفیان کے ساتھ ذکر کیا اور ابن شعوب کا ابو سفیان کی مدد کرنا اور حنظلہ کے قتل کا ذکر کیا:

---

[20]۔ الانفال، 1:8

[21]۔ البیہقی، **السنن الکبریٰ**، 17986

إلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الْعَقْرَ ثُمَّ ذَكَرَ أَبْيَاتَ أَبِى سُفْيَانَ بِنَحْوِ مِمَّا ذَكَرَهُنَّ الشَّافِعِيُّوَزَادَ عَلَيْهِنَّ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ وَاسْمُ ابْنِ شَعُوبٍ شَدَّادُ بْنُ الأَسْوَدِ كَذَا قَالَ ـ وَقَدْ ذَكَرَ الْوَاقِدِىُّ فِى هَذِهِ الْقِصَّةِ عَقْرَهُ فَرَسَهُ ـ [ضعيف][22]

لیکن کونچیں کاٹنے کاتذکرہ نہیں کیا۔ پھر اس نے ابوسفیان کے اشعار کاتذکرہ کیا جیسے امام شافعی (رح) نے بیان کیا لیکن اس نے کچھ اضافہ بھی کیا ہے۔

ابن اسحاق فرماتے ہیں: ابن شعوب کانام شداد بن اسود تھا۔ واقدی نے اس قصہ کے بارے میں بیان کیا ہے کہ اس نے اس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔

14. اقدامات نبی ﷺ کی توضیحات

نبی ﷺ کے مغازی کے موقع پر کئے گئے اقدامات کی توضیح کرتے ہیں اور وضاحت کی بنیاد اہل سیر کی آراء پر رکھتے ہیں۔

عثمان بن عبدالرحمن بن سعید مخزومی فرماتے ہیں کہ میرے دادا اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں:

يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ : أَمِنَ النَّاسُ إِلاَّ هَؤُلاَءِ الأَرْبَعَةَ لاَيُؤْمَنُونَ فِى حِلٍّ وَلاَ حَرَمٍ ابْنُ خَطَلٍ وَمِقْيَسُ بْنُ صُبَابَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِى سَرْحٍ وَابْنُ نُقَيْدٍ ـ فَأَمَّا ابْنُ خَطَلٍ فَقَتَلَهُ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِى سَرْحٍ فَاسْتَأْمَنَ لَهُ عُثْمَانُ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ فَأُومِنَ وَكَانَ أَخَاهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَلَمْ يُقْتَلْ وَمِقْيَسُ بْنُ صُبَابَةَ قَتَلَهُ ابْنُ عَمٍّ لَهُ لَحا قَدْ سَمَّاهُ وَقَتَلَ عَلِىٌّ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ ابْنَ نُقَيْدٍ وَقَيْنَتَيْنِ كَانَتَا لِمِقْيَسٍ فَقُتِلَتْ إِحْدَاهُمَا وَأَفْلَتَتِ الأُخْرَى فَأَسْلَمَتْ ـ أَبُو جَدِّهِ سَعِيدُ بْنُ يَرْبُوعٍ الْمَخْزُومِىُّ قَالَهُ الْقَبَّانِىُّ وَفِى حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيمَنْ أَمَرَ بِقَتْلِهِ أُمُّ سَارَةَ مَوْلاَةٌ لِقُرَيْشٍ ـ وَفِى رِوَايَةِ ابْنِ إِسْحَاقَ فِى الْمَغَازِى سَارَةُ مَوْلاَةٌ لِبَعْضِ بَنِى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَتْ مِمَّنْ يُؤْذِيهِ بِمَكَّةَ[23]

فتح مکہ کے سال رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تمام لوگوں کو پناہ دی سوائے چار افراد کے۔ ان کو کسی صورت بھی امن نہ دیا جائے بلکہ قتل کیا جائے گا: 1 ابن خطل 2 مقیس بن ضبابہ 3 عبداللہ بن ابی سرح 4 ابن نقید۔ ابن خطل کو زبیر بن عوام نے قتل کیا۔ عبداللہ بن ابی سرح کے لیے حضرت عثمان نے امان حاصل کرلی۔ کیونکہ وہ ان کا رضاعی بھائی تھا اور مقیس بن ضبابہ کو ان کے چچا کے بیٹے لحانے قتل کیا۔ ابن نقید کو حضرت علی

---

22 البیہقی، السنن الکبری، 18140

23 البیہقی، السنن الکبری، 18280

(رض) نے قتل کیا اور مقیس کی دو گانے والیاں بھی تھیں۔ایک قتل کر دی گئی اور ایک کو چھوڑ دیا گیا وہ مسلمان ہو گئی۔

انس بن مالک کی حدیث میں ہے کہ جس کے قتل کا حکم دیا وہ ام سارہ قریش کی آزاد کردہ لونڈی تھی۔ابن اسحاق کی روایت مغازی میں ہے کہ یہ بنو عبد المطلب کی آزاد کردہ لونڈی تھی، جو مکہ والوں کو تکلیف دیتی تھی۔

خلاصہ کلام:

یہ مضمون سنن بیہقی میں مغازی کے مباحث پر توجہ مرکوز کرتا ہے، جس میں امام بیہقی کے استعمال کردہ طریقہ کار اور منہج کو واضح کیا گیا ہے۔ سنن بیہقی، ایک مشہور حدیثی مجموعہ، مغازی کے تاریخی واقعات کو سمجھنے کے لیے ایک قیمتی وسیلہ کے طور پر کام کرتا ہے۔امام بیہقی، 11ویں صدی میں اس مجموعہ کے مرتب کرنے والے، نہ صرف روایات کو جمع کرتے ہیں بلکہ ان کی صداقت اور اعتبار کو یقینی بنانے کے لیے اپنا طریقہ کار بھی متعارف کراتے ہیں۔

اس مضمون میں سنن بیہقی میں موجود مغازی روایات کے انتخاب اور تشخیص میں امام بیہقی کے طریقہ کار کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس میں اسناد اور راویوں کی سوانح عمریوں کے باریک بینی سے جانچ پڑتال پر روشنی ڈالی گئی ہے تاکہ روایت شدہ روایات کی معتبریت کو قائم کیا جا سکے۔

مزید برآں، اس مضمون میں امام بیہقی کی طرف سے مغازی کی روایات کو ترتیب دینے اور پیش کرنے کے لیے استعمال کیے جانے والے منہج کی تفہیم حاصل کی گئی ہے۔ یہ سنن بیہقی کے اسلوبیاتی اور ساختی پہلوؤں کی چھان بین کرتا ہے، امام کی روایتوں کی درجہ بندی کرنے کی کوششوں پر زور دیتا ہے اور اضافی معلومات جیسے جغرافیائی تفصیلات اور تاریخی سیاق وسباق کو شامل کرتا ہے۔ یہ اضافہ قارئین کی مغازی حکایات کے بارے میں فہم کو بڑھاتا ہے اور موضوع کے جامع مطالعہ میں معاون ہوتا ہے۔

مضمون کا اختتام امام بیہقی کے طریقہ کار کی اہمیت اور سنن بیہقی کے مقالہ جات میں پیش کرنے پر ہوتا ہے۔ یہ پیغمبر ﷺ کی فوجی مہمات کے تاریخی واقعات کے تحفظ اور وضاحت میں امام کی خدمات کو اجاگر کرتا ہے۔ سنن بیہقی محققین اور علمائے کرام کے لیے ایک انمول وسیلہ کے طور پر کام کرتا ہے جو مغازی کا مطالعہ کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں، اور امام بیہقی کے طریقہ کار کی مزید تحقیق اسلامی تاریخ کے اس اہم پہلو کے بارے میں ہماری سمجھ کو مزید گہرا کر سکتی ہے۔

حوالہ جات

1 البیہقی، ابو بکر احمد ابن الحسین، الامام، **السنن الکبری**، (لاہور، مکتبہ رحمانیہ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)، رقم الحدیث، 17859

2 النساء 4:88

3 الاحزاب 33:21

4 البیہقی، ابو بکر احمد ابن الحسین، الامام، **السنن الکبری**، (لاہور، مکتبہ رحمانیہ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)، رقم الحدیث، 17863

5 البیہقی، ابو بکر احمد ابن الحسین، الامام، **السنن الکبری**، (لاہور، مکتبہ رحمانیہ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)، رقم الحدیث، 17866

6 البیہقی، ابو بکر احمد ابن الحسین، الامام، **السنن الکبری**، (لاہور، مکتبہ رحمانیہ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)، رقم الحدیث، 17868

7 البیہقی، ابو بکر احمد ابن الحسین، الامام، **السنن الکبری**، (لاہور، مکتبہ رحمانیہ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)، رقم الحدیث، 17869

8 التوبۃ 9:46

9 التوبۃ 9:50

10 البیہقی، ابو بکر احمد ابن الحسین، الامام، **السنن الکبری**، (لاہور، مکتبہ رحمانیہ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)، رقم الحدیث، 17882

11 البیہقی، ابو بکر احمد ابن الحسین، الامام، **السنن الکبری**، (لاہور، مکتبہ رحمانیہ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)، رقم الحدیث، 17898

12 البیہقی، ابو بکر احمد ابن الحسین، الامام، **السنن الکبری**، (لاہور، مکتبہ رحمانیہ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)، رقم الحدیث، 17964

13 البیہقی، ابو بکر احمد ابن الحسین، الامام، **السنن الکبری**، (لاہور، مکتبہ رحمانیہ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)، رقم الحدیث، 17973

14 ایضا

15 البیہقی، ابو بکر احمد ابن الحسین، الامام، **السنن الکبری**، (لاہور، مکتبہ رحمانیہ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)، رقم الحدیث، 17974

16 البیہقی، ابو بکر احمد ابن الحسین، الامام، **السنن الکبری**، (لاہور، مکتبہ رحمانیہ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)، رقم الحدیث، 17976

17 الحجرات 6:49

18 الانفال، 1:8

19 البیہقی، ابو بکر احمد ابن الحسین، الامام، **السنن الکبری**، (لاہور، مکتبہ رحمانیہ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)، رقم الحدیث، 17986

20 البیہقی، ابو بکر احمد ابن الحسین، الامام، **السنن الکبری**، (لاہور، مکتبہ رحمانیہ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)، رقم الحدیث، 18140

21 البیہقی، ابو بکر احمد ابن الحسین، الامام، **السنن الکبری**، (لاہور، مکتبہ رحمانیہ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)، رقم الحدیث، 18280